بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

تار کا پتہ: الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ · عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۱۸

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم - اتوار

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳	۲۰ ربیع الاول ۱۳۸۹ھ	۸ احسان ۱۳۴۸ہش ۸ جون ۱۹۶۹ء	نمبر ۱۳۱

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

انسان کو چاہیئے کہ قرآن شریف کثرت سے پڑھے

جو وقت اپنے وضع کردہ وظائف میں صرف کرتا ہے وہ قرآن شریف کے تدبر میں لگاوے

"انسان کو چاہیئے کہ قرآن شریف کثرت سے پڑھے۔ جب اس میں دُعا کا مقام آوے تو دُعا کرے اور خود بھی خدا تعالیٰ سے وہی چاہے جو اس دُعا میں چاہا گیا ہے اور جہاں عذاب کا مقام آوے تو اس سے پناہ مانگے اور ان بداعمالیوں سے بچے جن کے باعث وہ قوم تباہ ہوئی۔ بلا مدد وحی کے ایک بالائی منصوبہ جو کتاب اللہ کے ساتھ ملاتا ہے وہ اس شخص کی ایک رائے ہے جو کہ کبھی باطل بھی ہوتی ہے اور ایسی رائے جس کی مخالفت احادیث میں موجود ہو وہ محدثات میں داخل ہوگی۔ رسم اور بدعات سے پرہیز بہتر ہے۔ اس سے رفتہ رفتہ شریعت میں تصرف شروع ہو جاتا ہے۔ بہتر طریق یہ ہے کہ ایسے وظائف میں جو وقت اس نے صرف کرنا ہے وہی قرآن شریف کے تدبر میں لگاوے۔ دل کی اگر سختی ہو تو اس کے نرم کرنے کے لئے یہی طریق ہے کہ قرآن شریف کو ہی بار بار پڑھے۔ جہاں جہاں دُعا ہوتی ہے وہاں مومن کا بھی دل چاہتا ہے کہ یہی رحمت الٰہی میرے بھی شامل حال ہو۔ قرآن شریف کی مثال ایک باغ کی ہے کہ ایک مقام سے انسان کسی قسم کا پھول چُنتا ہے پھر آگے چل کر اور قسم کا چُنتا ہے پس چاہیئے کہ ہر ایک مقام کے مناسب حال فائدہ اٹھاوے۔ اپنی طرف سے الحاق کی کیا ضرورت ہے۔ ورنہ پھر سوال ہوگا کہ تم نے ایک نئی بات کیوں بڑھائی؟ خدا تعالیٰ کے سوا اور کس کی طاقت ہے کہ کہے فلاں راہ سے اگر سورۃ یٰسٓ پڑھو گے تو برکت ہوگی ورنہ نہیں۔

قرآن شریف سے اعراض کی دو صورتیں ہوتی ہیں ایک صوری اور ایک معنوی۔

صوری یہ کہ کبھی کلام الٰہی کو پڑھا ہی نہ جائے جیسے کہ اکثر لوگ مسلمان کہلاتے ہیں مگر وہ قرآن شریف کی عبارت تک سے بالکل غافل ہیں اور ایک معنوی کہ تلاوت تو کرتا ہے مگر اس کی برکات و انوار و رحمت الٰہی پر ایمان نہیں ہوتا پس دونوں اعراضوں میں سے کوئی اعراض ہو اس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔" (ملفوظات جلد ششم ۲۶۵، ۲۶۶)

اخبار احمدیہ

- ربوہ ۷ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

- کل مورخہ ۶ احسان کو مسجد مبارک ربوہ میں نماز جمعہ حضور ایدہ اللہ نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے اپنے گزشتہ خطبات کے تسلسل میں حقیقی عبادت کے عملی تقاضوں پر روشنی ڈالی اور اس سلسلہ میں بتایا کہ اسلام نے بہترین معاشی اور اقتصادی نظام پیش کیا ہے۔ جو امراء اور غرباء کے تعلقات کو بہترین شکل میں قائم کرتا ہے اور غرباء کی جملہ ضروریات کو پورا کرنے کا ضامن ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صاحبزادی محترمہ امۃ الشکور صاحبہ سلمہا اللہ کا لاہور میں گلے کا اپریشن ہوا ہے جس کی وجہ سے طبیعت بہت کمزور ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین۔

تحریک جدید کا چندہ
مالی حیثیت سے کم نہیں ہونا چاہیئے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مالی قربانی کرنے والوں کے متعلق فرمایا:۔

"یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور اپنی جان کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنا اپنے مال کو اس کی راہ میں خرچ کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ مگر جو لوگ دنیا کی املاک و جائداد کو اپنا مقصود بالذات بنا لیتے ہیں وہ ایک خوابیدہ نظر سے دین کو دیکھتے ہیں مگر حقیقی مومن اور سادہ مسلمان کا یہ کام نہیں ہے سچا اسلام یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیٰوۃ وقف کرے تاکہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو۔"

جو افراد جماعت تحریک جدید کی مالی قربانی میں اپنی پوری قوت صرف نہیں کرتے بلکہ اپنی مالی حیثیت سے کم چندہ دیتے ہیں وہ حضور علیہ السلام کے ان ارشادات کو بغور ملاحظہ فرمائیں اور حیات طیبہ کا وارث بننے کے لئے صحیح طریق کار اختیار فرمائیں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

خطبہ جمعہ

قرآن کریم کی رو سے انسان کی پیدائش کی غرض یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور صرف اسی کا بندہ بنے

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ (البینہ) میں اللہ تعالیٰ نے عبادت کے وسیع مفہوم اور اس کے مختلف تقاضوں پر روشنی ڈالی ہے

شیطان جن چور دروازوں سے داخل ہوتا ہے انہیں بند کر کے اور خالصتہً نیک اعمال بجا لانے سے ہی عبادت کا حق ادا ہوتا ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۱ شہادت ۱۳۴۸ ہش مطابق ۱۱ اپریل ۱۹۶۹ء بمقام مسجد مبارک

مرتبہ:۔ مکرم یوسف سلیم صاحب ایم۔اے

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے یہ قرآنی آیات پڑھیں:۔

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔

(الذّٰریٰت ۵۶ تا ۵۷)

وَمَا أُمِرُوْا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَاءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ (البیّنہ ۹۸:۶)

اس کے بعد فرمایا:۔

سورہ ذاریات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگرچہ نصیحت اور یاددہانی سے وہی لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے قبول کرنے اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا کی ہے لیکن پھر بھی تم

تمام بنی نوع انسان کو نصیحت

کرتے چلے جاؤ۔ انہیں یہ بات سمجھاتے چلے جاؤ کہ انسان کی پیدائش کی غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے اور انسان صرف اللہ تعالیٰ کا بندہ بنے۔

اللہ تعالیٰ کی عبادت کا کیا مفہوم ہے؟ یعنی یہ جو حکم دیا گیا ہے کہ چونکہ پیدائش انسانی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے۔ اور ہر انسان کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہیئے تاکہ مقصدِ حیات حاصل ہو اس آیہ کریمہ میں عبادت "کا جو لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اللہ کے نزدیک اور شریعت اسلامیہ کی رو سے اس کے کیا معنی ہیں؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے سورۂ بیّنہ میں فرمایا کہ انہیں صرف یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اللہ کی عبادت کریں۔ دین کو محض اور محض اللہ کے لئے خالص کرتے ہوئے اس فقرہ یعنی "مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ" میں اللہ تعالیٰ نے عبادت کے اس مفہوم پر روشنی ڈالی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے اس ارشاد میں ہے کہ

انسان کی پیدائش کی غرض

اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ پر جب ہم غور کرتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ لغت کی رو سے الدین مختلف معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ جن میں سے میرے خیال میں مندرجہ ذیل گیارہ معانی یہاں چسپاں ہوتے ہیں۔

دین کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ "عبادت کرنا" اَلدِّيْنُ الْعِبَادَةُ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے جب یہ کہا کہ انسان اللہ کی عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ تو میرا مطلب اس سے یہ ہے کہ ہر قسم کی عبادت اور پرستش صرف اور صرف اللہ کے لئے ہو اور اللہ ہی کی عبودیت اختیار کی جائے۔ انسان اپنی

جہالت اور گمراہی کے نتیجہ میں

بسا اوقات اپنی پرستش میں غیر اللہ کو شامل کر لیتا ہے۔ اور غیر اللہ کی عبادت بعض دفعہ ظاہری ہوتی ہے۔ بعض دفعہ خفیہ اور باطنی ہوتی ہے۔ مثلاً بعض لوگ انسان کی پرستش شروع کر دیتے ہیں۔ اس کی عبادت کرنے لگ جاتے ہیں اور منتیں ماننے لگ جاتے ہیں یا بے جان مخلوق کی پرستش شروع کر دیتے ہیں۔ اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح وہ اس مخلوق کو خوش کر کے یا اُن کی وساطت سے اللہ خالق ہر دو جہان کو خوش کر کے کوئی فائدہ اٹھالیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے تمہیں اس لئے پیدا کیا ہے کہ

ہر قسم کی عبادات

صرف میری ہی کی جائیں۔ اور میرے غیر کو عبادت اور پرستش میں شریک نہ کیا جائے۔ یعنی توحید خالص ہو۔

(۱) خدا تعالیٰ کو اپنی ذات میں ہر ایک شریک سے (خواہ بت ہو یا انسان۔ سورج ہو چاند یا اپنا نفس یا اپنی تدبیر اور مکر و فریب ہو) منزّہ سمجھنا۔ (۲) ربوبیت اور الوہیت کی صفات بجز ذاتِ باری کسی میں قرار نہ دینا اور جو بظاہر ربّ اور فیض رساں نظر آتے ہیں یہ اسی کے ہاتھ کا ایک نظام یقین کرنا۔

دین کے دوسرے چسپاں ہونے والے معنے کی رُو سے مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ کے دوسرے معنے یہ ہیں کہ اپنی اطاعت اور فرمانبرداری کو صرف اللہ کے لئے خالص کر دو کیونکہ اَلدِّیْن کا لفظ اَلطَّاعَۃ کے معنے میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ صرف عبادات ہی کو اللہ کیلئے خالص نہیں کرنا بلکہ اطاعت اور فرمانبرداری کو بھی اللہ کے لئے خالص کر دینا ہے یعنی محبت، والطاعت وغیرہ شعار عبودیت میں دوسرے کو خدا تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہرانا اور اُسی میں کھوئے جانا۔

یہ بہت وسیع مضمون ہے۔ اگر ہم

اپنی زندگیوں کا محاسبہ

کریں تو ہمیں اپنی زندگی میں بھی بہت سے واقعات ایسے نظر آئیں گے جب ہم نے اللہ کی اس خالص اطاعت کا حق ادا نہیں کیا ہوگا۔ مثلاً ہم قانون کی اطاعت اس نیت سے نہیں کر رہے ہوں گے کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ قانونِ وقت کی اطاعت کرو بلکہ اس لئے کر رہے ہوں گے کہ اگر ہم نے قانونِ وقت کی اطاعت نہ کی تو ہمیں مصیبت میں پڑنا پڑے گا یعنی دُنیا کی مصیبت سے بچنے کے لئے وہ اطاعت ہے اللہ کی رضا کے حصول کے لئے وہ اطاعت نہیں۔ تو نیت کی بیماری اور نیت کی کمزوری اور نیت کی جہالت ہمیں اپنی زندگی میں بھی نظر آتی ہے اور بُرے ماحول میں تو یہ چیز بڑی کثرت سے نظر آتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے جس عبادتِ خالصہ کے لئے تمہیں پیدا کیا ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ تم اپنی اطاعت اور فرمانبرداری کو خالصۃً اللہ کے لئے کرو اور

اَرْبَابٌ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ

کی اطاعت نہ کرو۔ اس طرح پر ایک تو انسان ہر قسم کی غلامی سے بچا لیا گیا اور اس کی ہر قسم کی دینی و دُنیوی ترقیات کے لئے اور دینی و دُنیوی انعامات کے حصول کے لئے ایک ہی کی غلامی کو کافی سمجھا گیا۔ (جَلَّ شَانُہٗ وَعَزَّ اِسْمُہٗ) ۔ اور اس میں یہ فرمایا گیا ہے اور یہ ہدایت دی گئی ہے کہ جس بندگی اور عبادت کے لئے تمہیں پیدا کیا گیا ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ تم صرف اور صرف اللہ کے غلام اور بندے بنو کسی اَور کی اطاعت نہ ہو۔ کسی اَور کے لئے اطاعت نہ ہو۔ کسی انسان کو خوش کرنے کے لئے فرمانبرداری کا اظہار نہ ہو۔ ہر قسم کی اطاعت اور فرمانبرداری اللہ تعالیٰ کی اور اس کی رضا کے حصول کے لئے ہو۔

پھر اللہ تعالیٰ کی اطاعت بھی بیرونی دباؤ کے نتیجہ میں نہ ہو۔ مثلاً جس وقت بچہ اپنے بالغ شعور کو نہیں پہنچتا ہم نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق اس عمر میں اس پر دباؤ ڈالتے ہیں کہ نماز پڑھو۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر بچہ دس سال کا ہو جائے تو اس پر دباؤ ڈال کر اس سے نماز پڑھوانی چاہیئے۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا کہ نماز پڑھانے کے لئے بیرونی دباؤ کی اجازت دی گئی ہے غلط ہے کیونکہ دس سال کے بچے کو تو کوئی بالغ شعور ہی نہیں ہوتا۔ وہ اللہ کے حضور عاجزانہ دعا کے لئے علیٰ وجہ البصیرت جُھکنے کی بلوغت کو ابھی نہیں پہنچا ہوتا۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ دس سال کے بچے کو تو ہم نے اس پر دباؤ ڈال کر نماز پڑھوانی ہے اور دس سال کی عمر سے لے کر بلوغتِ صلوٰۃ کی عمر تک جو درمیانی عرصہ ہے اس میں اُسے وہ تعلیم اسلامی اور صحیح تربیت دینی ہے کہ اس کے دل میں

نماز کی محبّت اور شوق

پیدا ہو اور دلی شوق سے وہ نماز پڑھنے لگے۔ اس لئے نہیں کہ اس کے باپ نے دس سال کی عمر میں اسے زبردستی نماز پڑھائی تھی بلکہ اس لئے کہ وہ اس یقین پر قائم ہو چکا ہوگا کہ نماز کے بغیر، صلوٰۃ کے بغیر عاجزانہ گریہ وزاری کے ساتھ خدا کے حضور جُھکنے اور اسی سے ہر شے طلب کرنے کے بغیر میری زندگی زندگی نہیں۔

اگر ہم یہ روح جو نماز کی ہے اور دعا کی ہے اپنے بچے کے اندر پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائیں یا کامیاب نہ ہوں تو ہمیں یہ نظارہ نظر آئے گا کہ ایک تو وہ بچہ ہے جسے دس سال کی عمر میں بوجہ شعور، علم اور ذہنی ارتقاء کے فقدان کے ہم زبردستی نماز پڑھاتے ہیں۔ لیکن جس وقت وہ بالغ ہوتا ہے تو بعض دفعہ روحانی رفعتوں کے حصول کے میدان میں وہ اپنے باپ سے بھی مقابلہ کر رہا ہوتا ہے اور اپنے عاجزانہ مجاہدہ کو اپنے باپ سے بھی بڑھانے کی کوشش کرتا ہے۔ یعنی ایک قسم کا روحانی مقابلہ سا شروع ہو جاتا ہے۔ تو وہی بچہ جس پر دس سال کی عمر میں نماز کے لئے دباؤ ڈالا گیا تھا وہ ہر قسم کے دباؤ سے آزاد ہو کر، خدا تعالیٰ کی محبت میں فنا ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور جُھکتا اور اس سے دعائیں مانگتا ہے۔

لیکن مسلمان کے گھر میں پیدا ہونے والا ایک وہ بچہ بھی ہے کہ دس سال کی عمر میں ہم نے اس پر دباؤ ڈالا اور نماز پڑھائی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے

صحیح تربیت کی ذمّہ داری

جو ہم پر عائد کی تھی وہ ذمہ داری ہم نے پوری نہیں کی۔ وہ دباؤ کے نیچے نماز پڑھتا رہا اور کسی موقع پر بھی ہم نے اس کو یہ نہیں سمجھایا یا اُسے سمجھانے میں کامیاب نہیں ہوئے کہ دعا میں ہی انسان کی ساری زندگی ہے۔ اور اگر انسان ہر وقت دعا اور ذکرِ الٰہی میں مشغول رہے تبھی وہ دینی و دُنیوی نعمتوں کا وارث بنتا ہے۔ چونکہ ہم نے اس کی اس رنگ میں تربیت نہیں کی اس لئے جس وقت وہ بالغ ہوتا ہے اور اس دباؤ سے آزاد ہوتا ہے وہ اپنے آپ کو مسجد سے بھی آزاد سمجھ لیتا ہے پھر وہ نماز کی طرف توجہ ہی نہیں کرتا۔ ماں باپ کہتے ہیں کہ ہم بڑے بدقسمت ہیں اور یہ نہیں سوچتے کہ اس بدقسمتی کا چشمہ تو تمہاری اپنی غلط تربیت سے پھوٹا اور تم نے یہ سمجھ لیا کہ صرف دباؤ ڈالنا ہی کافی ہے اور یہ نہیں سمجھا کہ دباؤ ڈالنے سے تمہارا مقصد یہ تھا کہ ایک نیم شعوری سی عادت پڑ جائے اور تمہیں ایک موقع دیا گیا تھا کہ تم اپنے بچے کی صحیح رنگ میں تربیت کر کے صحیح شوق پیدا کرو گے کہ وہ نمازیں ادا کرنے لگ جائے لیکن تم نے وہ موقع ہاتھ سے کھو دیا۔

پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ ہی کے لئے اطاعت کو اور فرمانبرداری کو خالص رکھنا۔ کسی قسم کے دباؤ کے نتیجہ میں اس کی اطاعت اور فرمانبرداری نہیں

کرنی کیونکہ اس صورت میں تو وہ غیر تمہیں اگر اس کی طاقت ہو اس فرمانبرداری کی جزا دے گا جس کے ڈر سے یا جس کو خوش کرنے کے لئے تم نے ظاہرۃً اللہ تعالےٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری کی۔ لیکن اس وجود میں یہ طاقت نہیں تمہارا فعل بے نتیجہ نکلے گا اور تمہیں کوئی اچھا بدلہ نہیں ملے گا۔

اِس سے یہ بھی نتیجہ نکلتا ہے جیسا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے

اس آیت کی تفسیر

میں بیان فرمایا ہے کہ بہت سی غیر اللہ کی اطاعتیں ہمیں ایسی بھی نظر آتی ہیں جنہیں اللہ تعالےٰ پسند کرتا ہے۔ مثلاً خدا نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت کروگے تو میرے محبوب بنوگے۔ آپؐ کی اطاعت و فرمانبرداری کروگے تو میرے محبوب بنوگے۔ آپؐ کے اُسوہ کو اپنی زندگیوں میں قائم کروگے۔ آپؐ کا رنگ اپنے اوپر چڑھاؤگے تو میرے محبوب بنوگے۔ ایسی اطاعتیں جو بظاہر ایک اَور رنگ رکھتی ہیں وہ بھی دینی جامہ پہن لیں گی اگر تم اُس اطاعت کو اس لئے کرو کہ اللہ کہتا ہے اطاعت کی جائے اور جہاں اللہ نہ کہتا ہو وہاں اطاعت نہ کرو۔ مثلاً خدا تعالیٰ کہتا ہے ماں باپ کی اطاعت کرنی ہے۔ ان کا ادب و احترام کرنا ہے۔ یہ خدا کا حکم ہے۔ لیکن جو شخص خدا کے حکم کے نتیجہ میں ماں باپ کی اطاعت کرتا ہے اور اس اطاعت اور فرمانبرداری اور اس ادب و احترام کے پیچھے یہ رُوح کام نہیں کر رہی ہوتی کہ میرا باپ مجھے مال دے گا یا ورثہ میں شاید مجھے دوسرے بھائیوں سے زیادہ حق دے دے۔ بلکہ روح یہ ہوتی ہے کہ میرا رب کہتا ہے کہ اپنے ماں باپ کی اطاعت کرو، ادب و احترام کرو اس لئے مَیں اطاعت کر رہا ہوں تو پھر اس کو ثواب ملے گا۔ بعض جاہل ماں باپ اس سلسلہ میں اپنی اولاد کو امتحان میں بھی ڈالتے ہیں کہتے ہیں شرک کرو۔ خدا کہتا ہے کہ اگر ماں باپ کہیں کہ شرک کرو تو شرک نہیں کرنا۔ ایسی اطاعت نہیں کرنی۔ ان کے ساتھ نرمی، محبّت اور پیار کا سلوک کرنا ہے۔ ادب و احترام کرنا ہے۔ لیکن ماں باپ کے کسی ایسے حکم کی اطاعت نہیں کرنی جو اللہ تعالےٰ کے احکام کے خلاف ہو اور اس کی ناراضگی مول لینے والا ہو۔

پس مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ میں اگر "اَلدِّیْنُ" کے معنے اطاعت کے کئے جائیں تو اس کا مفہوم یہ نکلے گا کہ ہم نے انسان کو اس لئے پیدا کیا کہ وہ ہماری عبادت کرے۔ اللہ اور اس کے بندوں کی اطاعت و فرمانبرداری صرف اس لئے ہو کہ اللہ کی رضا کو حاصل کرنا ہے۔ اللہ کی فرمانبرداری اس لئے نہ ہو کہ دُنیا ہمیں بڑا بزرگ سمجھے گی۔ اور

بندے کی فرمانبرداری

اس لئے ہو کہ خدا کہتا ہے کہ اس کی فرمانبرداری کرو۔ اگر وہ قادر و توانا کہتا کہ ان کی فرمانبرداری نہ کرو تو نہیں کریں گے۔ ماں باپ کی بھی اطاعت نہیں کریں گے اگر وہ معروف کا حکم نہ دیں، اگر وہ شرک کی طرف لے جائیں۔

اللہ تعالےٰ کی عبادت کرو اسی کے لئے ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اس کے ایک معنے مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ میں ہمیں یہ بتائے گئے ہیں کہ اللہ کے اخلاق کا رنگ اپنے پر چڑھاؤ کیونکہ دین کے معنے سیرت کے ہیں تو مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ کے معنے ہوں گے کہ اپنی صفات پر صفاتِ باری کا رنگ چڑھاؤ اور ان کے اظہار کو محض اللہ کے لئے اسی کی سیرت میں اور اسی کی صفات سے رنگین ہو کر کرو۔ گویا اس میں "تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ" کا مفہوم ہے کہ اللہ کے اخلاق اور اس کی صفات کا رنگ اپنی سیرت اور اخلاق پر چڑھاؤ۔ مثلاً اگر تم اپنے اخلاق پر مغربیت کا رنگ چڑھاؤگے، اگر تم اپنے نفس پر اسراف کرنے والوں کا رنگ چڑھاؤگے۔ اگر تم اپنے نفس پر بُخل کرنے والوں کا رنگ چڑھاؤگے تو پھر تم خدا کی خالص عبادت کرنے والے نہیں۔ تمہارا تعلقِ محبّت ان لوگوں سے ہے جن کے رنگ میں تم رنگین ہونا چاہتے ہو۔ اگر تمہارے دل میں اللہ کی خالص محبّت اور عبودیّت ہو تو پھر تو تم اسی کی نقل کروگے، اسی کے اخلاق کو اپناؤگے۔ اگر

انسان اللہ کے اخلاق اپنے اندر پیدا کرلے

تو اس کا ہمارے معاشرہ میں اتنا حسین نتیجہ نکلتا ہے کہ جس کی کوئی انتہا نہیں یہ بھی بڑا ہی وسیع مضمون ہے۔ مثلاً اللہ تعالےٰ رزّاق ہے تو جس رنگ میں اللہ تعالےٰ رزّاق ہے اسی رنگ میں انسان کو جس حد تک خدا تعالےٰ نے اسے توفیق دی ہے رزّاق بننا چاہیئے۔ اب اللہ تعالےٰ رزّاق ہے۔ ابوجہل کو بھی رزق دے رہا تھا۔ اس کو بھُوکا نہیں مارا بلکہ ایک وقت میں مسلمانوں کو بھُوک کے امتحان میں سے گزارا اور اُن پر سختیاں آئیں مگر ان لوگوں کو اس زمانہ میں اس امتحان میں نہیں ڈالا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے اپنا انتقام لیا اُس وقت مکّہ والوں کو قحط کے امتحان میں ڈالا اور مومن اور کافر میں ایک امتیاز پیدا کیا کہ جب ابوجہل اور اس کے ساتھیوں کو طاقت ملی انہوں نے مسلمانوں کو بھُوکا رکھا اور اُن کے لئے قحط کے آثار پیدا کئے۔ لیکن جب محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کو طاقت ملی آپ کسی کو بھوکا نہیں رکھ سکتے تھے کیونکہ یہ بات خدا تعالےٰ کی سنّت اور اس کے اخلاق اور صفات کے خلاف ہے۔ اللہ تعالےٰ نے کہا کہ ان کے اخلاق ظاہر ہونے چاہئیں کہ واقعہ میں میری صفات سے متصف اور میرے ہم رنگ بن رہے ہیں۔ خدا نے مکّہ والوں کے لئے آسمانی حوادث کے نتیجہ میں قحط کے آثار پیدا کئے اور پھر وہ جن کے لئے مکّہ والوں نے قحط کے سامان پیدا کئے تھے انہوں نے اللہ تعالےٰ کی رضا کے حصول کے لئے مکّہ والوں کے لئے رزق کے سامان پیدا کئے۔

پھر ہم مثلاً جزاء دیتے ہیں، بدلہ دیتے یا سزا دیتے ہیں۔

جزا سزا دونوں اکٹھے چلتے ہیں

بعض دفعہ ہمیں گھر میں بچّوں کو سزا دینی پڑتی ہے، کان کھینچنے پڑتے ہیں۔ جو منصف ہوں ان کو اپنے عہدے کی وجہ سے کسی نتیجہ پر پہنچ کر فیصلہ کرنا پڑتا ہے سزا دینی پڑتی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ میری صفت مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ جس رنگ میں اس دُنیا میں ظاہر ہو رہی ہے وہی رنگ اپنے اندر پیدا کرو۔ جب تمہیں مالک بننے کی توفیق یا موقع ملے تو اس وقت اس بات کا خیال رکھو کہ اللہ تعالےٰ نے قرآنِ کریم میں بڑی وضاحت سے فرمایا ہے کہ ہم تو عذاب اس لئے دیتے ہیں کہ یہ شیطان سے اپنا تعلق توڑ دیں اور اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق قائم کریں اور اس طرح پر وہ خدا تعالےٰ کی رحمت کے وارث بنیں۔ یعنی عذاب کا مقصد ہی رحمت کے

حصول کا امکان پیدا کرنا ہوتا ہے پس غصّے سے کسی کو سزا نہیں دینی چاہیئے بعض دفعہ یہاں سکول ماسٹروں کو بھی بڑی سختی سے سمجھانا پڑتا ہے کہ بچّوں کو سزا دیتے وقت غصّے کا اظہار نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اپنے رب کی صفت کے مطابق اصلاح کا خیال رکھا جائے۔ خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص نے تم پر بڑا ہی ظلم کیا ہو۔ خواہ ظلم کی انتہاء ہی کیوں نہ ہو گئی ہو۔ اگر تم یہ دیکھو کہ معاف کرنے میں اس کی اصلاح ہے تو تم اسے معاف کر دو۔ اپنے سارے احساسات اور جذبات کو خدا کے لئے قربان کر کے اس کی صفات کا رنگ اپنے پر چڑھاؤ۔

پس یہ ایک وسیع مضمون ہے جو ہماری کتب میں بیان ہؤا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

پس اللہ تعالےٰ نے یہ فرمایا کہ جب مَیں نے یہ کہا کہ مَیں نے انسان کو

اپنی عبادت اور عبودیت

کے لئے پیدا کیا ہے تو میرا یہ مطلب بھی ہے کہ انسان میری صفات کا رنگ اپنی صفات پر چڑھائے اور میری نقل کرے غیر اللہ کی نقل نہ کرے۔ میری نقل میں اپنی بھلائی سمجھے اور پائے میرے غیر کی نقل میں کوئی بھلائی نہ دیکھے اور نہ پائے نہ حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اب دیکھو! اس نکتہ کو نہ سمجھنے کی وجہ سے دُنیا میں کتنا فسادِ عظیم پیدا ہو گیا۔ اس وقت دُنیا میں بعض ایسی قومیں پائی جاتی ہیں جو دُنیوی لحاظ سے ترقی یافتہ ہیں۔ انہوں نے اپنی ساری کوششیں دُنیا کے لئے وقف کر دیں۔ خدا تعالےٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اس دُنیا سے انہیں حصّہ دے دیا اور ساتھ ہی یہ تنبیہہ کر دی کہ اُخروی زندگی میں تمہیں کوئی انعام نہیں ملے گا۔ ان تمام ترقیات کے ساتھ ان کے اخلاق کے بعض پہلو نہایت بھیانک ہیں۔ بہت سی دوسری قومیں جو ترقی یافتہ نہیں وہ بسا اوقات ان دُنیوی لحاظ سے ترقی یافتہ اقوام کی خوبیوں کی طرف اتنی توجہ نہیں دیتیں جتنی ان کی بد اخلاقیوں بد اعمالیوں اور بدعادات کی نقل کرنے کی طرف توجہ دیتی ہیں حالانکہ دُنیا میں ہمیں کوئی ایسا وجود نظر نہیں آتا جس کے متعلق یہ دعویٰ کیا جا سکے کہ اگر ہم کُلی طور پر اس کی نقل کریں گے اور اس کی عادات کو اپنی عادت بنانے کی کوشش کریں گے، اس کی صفات کو اپنے اندر پیدا کرنے کی سعی کریں گے، اس کے اخلاق کا اپنے اخلاق پر رنگ چڑھائیں گے تو ہر پہلو سے ہم دین و دُنیا کی حسنات حاصل کریں گے۔ سوائے اس ہستی (صلے اللہ علیہ وسلم) کے جو انسانوں میں پیدا تو ہوئی لیکن جس کا اپنا وجود کلیۃً اور کاملۃً فنا ہو گیا اور جس پر ہر زاویۂ نگاہ سے ہمیں خدا کا رنگ ہی نظر آیا اور جس کے ہر مسام سے ہمیں اللہ تعالےٰ کے نُور کی کرنیں ہی پھوٹتی ہوئی نظر آئیں۔ آپؐ کی نقل کرنا یعنی

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کو اپنانا

دراصل اللہ تعالیٰ کے اخلاق کو اپنانا ہے! کیونکہ آپؐ کی ساری زندگی اللہ تعالیٰ کے اخلاق کا مظاہرہ کرتے میں گزری۔

جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے یہ ایک بڑا وسیع مضمون ہے۔ قرآن کریم میں خدا تعالےٰ کی جن صفات کا ذکر ہؤا ہے ان کو سامنے رکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر نگاہ ڈالیں تو آپ کو نظر آئے گا کہ آپؐ کی ذات بہترین اُسوہ ہے۔ تو جب ہمیں یہ کہا گیا کہ اگر میرا پیار حاصل کرنا ہے تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے پیار کرو تو اس کا مطلب یہی ہؤا کہ اگر میرا پیار حاصل کرنا ہے تو میرے اخلاق کا رنگ اپنے اندر پیدا کرو کیونکہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنے وجود سے فانی اور خدا میں ایسے گُم تھے کہ آپؐ کی زندگی میں انسان کو صرف اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کے جلوے نظر آتے ہیں۔

پھر اللہ تعالےٰ نے انسان کو جب یہ حکم دیا تو ساتھ اس بات کا بھی اعلان کر دیا کہ مَیں نے انسان کو یہ طاقت اور استعداد دی ہے کہ وہ میرے اخلاق اپنے نفس میں پیدا کر سکے کیونکہ اگر اس کو یہ طاقت اور استعداد بخشی نہ جاتی تو اس سے مطالبہ بھی نہ ہوتا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے انسان! مَیں نے تجھے اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور اس عبادت کے سب تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے جن قوتوں اور استعدادوں کی ضرورتیں تھیں وہ مَیں نے تجھے عطا کیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

کہ مَیں نے تمہیں اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور مَیں تم سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ عبادت کا حق پورا نہیں ہوگا جب تک مُخۡلِصِیۡنَ لَهُ الدِّیۡنَ ہو کر میری عبادت نہیں کرو گے اور دین کے ایک معنے ورع کے ہیں کہ سب نیکیاں اللہ تعالےٰ کے تقویٰ سے کی جانی چاہئیں۔ شیطان بہت سے نیک اعمال کرنے والوں کے دلوں میں بھی ریا وغیرہ بہت ساری بُری باتیں پیدا کر دیتا ہے (اللہ تعالےٰ محفوظ رکھے) تو فرمایا کہ تمہیں میری راہ میں نیک اعمال بجا لاتے وقت اس بات کا خیال رکھنا پڑے گا کہ شیطان تمہاری نیکیاں تمہاری ہلاکت کا باعث نہ بنا دے۔ تکبّر، ریا، خود پسندی اور دوسرے کی تحقیر اور تذلیل کرنے کی عادت وغیرہ بہت سے چور دروازے ہیں جن سے شیطان داخل ہوتا اور انسان کی نیکیوں کو کھا جاتا اور انہیں تباہ کر دیتا ہے۔ تو فرمایا نیک اعمال بجا لاؤ کیونکہ اس کے بغیر میری عبادت کا حق ادا نہیں ہوتا اور اس کے بغیر تمہاری روحانی ترقیات کے سامان بھی پیدا نہیں ہو سکتے لیکن اپنی نیکیوں کی مُخۡلِصِیۡنَ لَهُ الدِّیۡنَ ہو کر حفاظت کرو۔ ہم نے صرف اس کے لئے نیکیاں کرنی ہیں دکھاوے کے لئے نہیں کرنیں۔ ریا نہیں ہوگا۔ تکبّر نہیں ہوگا۔ دوسروں کو ذلیل کرنے کا کوئی تصوّر یا خیال دماغ میں نہیں ہوگا وغیرہ۔ شیطان جن چور دروازوں سے داخل ہوتا اور نیکیوں کو برباد کر دیتا ہے ان سارے چور دروازوں کو بند کر کے خالصۃً نیک اعمال بجا لانے سے عبادت کا حق ادا ہوتا ہے اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

میرے ذہن میں جو مضمون آیا ہے یہ اس کی تمہید تھی جو ابھی ختم نہیں ہوئی کیونکہ بیماری کا ابھی تک میری طبیعت پر اثر ہے اللہ تعالےٰ نے توفیق دی تو انشاء اللہ اگلے جمعہ کے خطبہ میں اس مضمون کو پورا کر دوں گا۔ اور پھر اس تمہید کے بعد اس سلسلہ کی دوسری چیزوں پر روشنی ڈالنے کی کوشش کروں گا۔ اللہ تعالیٰ مجھے بیان کرنے اور آپ کو سمجھنے اور مجھے اور آپ کو عمل کرنے کی توفیق دے۔

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اسلام اور اس کے ارکان

(۱)

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاہِلِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ فَقَالَ اتَّقُوْا اللّٰہَ وَصَلُّوْا خَمْسَکُمْ وَصُوْمُوْا شَہْرَکُمْ وَاَدُّوْا زَکٰوۃَ اَمْوَالِکُمْ وَاَطِیْعُوْا اُمَرَاءَکُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّۃَ رَبِّکُمْ

(ترمذی کتاب الصلوٰۃ)

ترجمہ:۔ حضرت ابو امامہ باہلی بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ حضور فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور پانچوں وقت کی نماز پڑھو۔ ایک مہینے کے روزے رکھو اپنے اموال کی زکوٰۃ دو۔ اور اپنے امراء کی اطاعت کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(۲)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ: شَہَادَۃِ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ وَحَجِّ الْبَیْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ

(بخاری کتاب الایمان)

ترجمہ۔ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے۔ اوّل یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم، اللہ کا رسول ہے۔ دوسرے نماز قائم کرنا تیسرے زکوٰۃ دینا چوتھے بیت اللہ کا حج کرنا پانچویں روزے رکھنا۔

(۳)

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِہٖ وَیَدِہٖ وَالْمُہَاجِرُ مَنْ ہَجَرَ مَا نَہَی اللّٰہُ عَنْہُ

(بخاری کتاب الایمان)

ترجمہ۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان باتوں کو چھوڑ دے۔ جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

تاریخ اسلام

اسلامی فوج کو حضرت ابوبکر صدیقؓ کی نصیحت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الموت میں حضرت اسامہؓ کی سرکردگی میں تین ہزار کا لشکر روم کی طرف روانہ کرنے کا فیصلہ فرمایا تھا۔ لیکن روانگی سے پہلے آپؐ کی وفات ہوگئی۔ جب حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفہ ہوئے تو آپ نے پہلا حکم یہ دیا کہ لشکر روانہ ہو جائے۔ اسی اثنا میں بعض قبیلوں کی سرکشی کی خبریں مدینے میں پہنچیں۔ بعض صحابہؓ نے یہ رائے دی کہ فتنہ ارتداد کے پیش نظر اس لشکر کی روانگی ملتوی کر دی جائے۔ یہ سنکر صدیق اکبرؓ نے فرمایا اگر فوج کی روانگی کے بعد مدینہ ایسا بے سروسامان ہو جائے کہ جنگل کے درندے یہاں آکر مجھے اٹھا کرلے جائیں تو بھی میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم میں کوئی تبدیلی نہیں کروں گا انشاء اللہ

جیش اسامہؓ ضرور روانہ ہوگا۔ آپؓ کے اس عزم بالجزم کو دیکھ کر سب صحابہ خاموش ہوگئے۔ دوسرے دن آپؓ اپنے رفقا کو ساتھ لے کر اس مقام پر پہنچے جہاں فوج ڈیرا ڈالے پڑی تھی۔ وہاں پہنچکر آپ نے فوج کو روانہ ہو جانے کا حکم دیا۔ امیر لشکر حضرت اسامہ جن کی عمر اس وقت انیس سال کی تھی۔ گھوڑے پر سوار تھے۔ اور آپؓ ان کے ساتھ پیدل چل رہے تھے۔ بوقت واپسی آپ نے لشکر کو مخاطب کر کے فرمایا۔

"اے مسلمانو! میں تمہیں دس احکام دیتا ہوں ان کو بخوبی ذہن نشین کرلو کبھی کسی معاملے میں بھی خیانت نہ کرنا۔ کبھی کسی کو دھوکہ نہ دینا کسی حال میں بھی اپنے امیر کی نافرمانی نہ کرنا۔ کسی کے اعضا نہ کاٹنا کسی بچے۔ بوڑھے یا عورت یا زاہد و عابد کو قتل نہ کرنا۔ کھجور یا کسی پھل دینے والے درخت کو نہ کاٹنا۔ حیوانات کو غذا کے سوا اور کسی وجہ سے ذبح نہ کرنا کسی عبادت گاہ یا خانقاہ کو نقصان مت پہنچانا اور گوشہ نشینوں سے کسی قسم کا تعرض نہ کرنا۔ اگر کوئی شخص تمہارے لئے کھانا لے کر آئے تو کھانے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرنا ہے مجاہدو میں تمہیں اللہ کے حوالے کرتا ہوں وہی ہمارا حقیقی کارساز اور دستگیر ہے۔"

رباعیات

تیرے ہی کرم سے ہے نجات انساں کی
بنتی ہے ترے لطف سے بات انساں کی
مہتاب کی سوگند ستاروں کی قسم
روشن ہے ترے نور سے ذات انساں کی

شعروں میں پیام آشنا کہتا ہوں
نظموں میں "حدیث دلربا" کہتا ہوں
ہوتی ہے کسی اور کے قبضے میں زباں
جس وقت نکات دلکشا کہتا ہوں

سعید احمد اعجاز

حسب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
- اخبار الفضل -
- خود خرید کر پڑھے -

خیانت اور اسکی مختلف شکلیں

خیانت اس قدر بری چیز ہے کہ جو لوگ عملی طور پر خیانت کے مرتکب ہوتے ہیں یعنی کسی کی امانت ہضم کر بیٹھتے ہیں یا کوئی چیز لے کر واپس نہیں کرتے۔ وہ بھی خود کو خائن کہلانا پسند نہیں کرتے اور اپنا عیب چھپانے کے لئے طرح طرح کی تاویلیں کرتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ خیانت کو اس قدر قابل نفرت سمجھنے کے بعد بھی ہمارے معاشرے میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد کسی نہ کسی شکل میں خیانت کی مرتکب ہوتی ہے ایسے لوگوں کا دامن بھی غیر شعوری طور پر خیانت سے داغدار ہو جاتا ہے جو اپنی زندگی میں پاکبازی کا خیال رکھتے ہیں۔ اور جن کا اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر مکمل ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

خیانت کی دو موٹی قسمیں ہیں۔

(۱) مادی خیانت (۲) روحانی و اخلاقی خیانت۔

مادی خیانت یہ ہے کہ کسی کو دوست اور ایماندار سمجھ کر اس کے پاس روپیہ یا اسباب بطور امانت رکھا جائے یا اسکی کسی ضرورت کے موقع پر مستعار دیا جائے اور وہ واپس نہ کرے ظاہر ہے کہ خیانت بہت سخت گناہ ہے اللہ تعالیٰ سورہ نساء میں فرماتا ہے کہ "اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے مالکوں کو واپس کر دو" رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کا ایک شاندار پہلو یہ ہے کہ آپ امین و صادق تھے یہاں تک کہ آپ کے بدترین دشمن بھی آپ کی ان خوبیوں کا تہ دل سے اعتراف کرتے تھے۔ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ معظمہ سے ہجرت فرمانے کا حکم ہوا تو آپ کے پاس کچھ لوگوں کی رقوم وغیرہ بطور امانت جمع تھیں اور یہ امانتیں صرف مسلمانوں کی نہیں بلکہ ان لوگوں کی بھی تھیں جو اسلام کے سخت دشمن تھے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ گوارا نہ تھا کہ آپ امانتوں کی واپسی کا انتظام کئے بغیر ہجرت فرمائیں تدبر کا تقاضا نہ تھا کہ آپ لوگوں کو بلا کر ان کی امانتیں واپس فرمائیں اور خود کے پیچھے دشمنوں کو اپنے مدینے چلے جانے کی تجویز سے خبردار کریں۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ سے روانہ ہوتے وقت تمام امانتیں اپنے جانثار چچیرے بھائی حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کے سپرد فرمائیں اور انہیں یہ حکم دیا کہ ساری امانتیں ان کے مالکوں کو واپس کرنے کے بعد مدینہ منورہ آجائیں۔ چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ہجرت کی شب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بستر پر آرام فرمایا۔ اور دوسرے دن وہ ساری امانتیں واپس کر کے مدینہ منورہ روانہ ہو گئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مشہور صحابی حضرت ابن مسعودؓ راوی ہیں کہ اللہ کی راہ میں جان دینے سے ہر گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے لیکن اگر گناہ معاف نہیں ہوتا تو وہ امانت میں خیانت ہے۔ اور قیامت کے دن شہید سے بھی امانت کے سلسلے میں جواب طلب کیا جائے گا۔ روحانی و اخلاقی خیانت کی فہرست کافی طویل ہے۔

اور ہمارے معاشرے میں زیادہ تر لوگ اسی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اس طویل فہرست کا نچوڑ ایک آیت کا یہ حصہ ہے کہ اے ایمان والو اللہ اور رسول کی خیانت نہ کرو جانتے ہوئے! اسلام کی پیروی کا دعویٰ کرنے کے باوجود اللہ و رسول کے احکام سے روگردانی اور کتاب و سنت سے انحراف حالانکہ یہ الٰہی امانت ہے جس کی ذمہ داری ہم نے ازل کے دن قبول کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۂ احزاب میں فرمایا ہے کہ ہم نے بار امانت کو آسمانوں، زمینوں اور پہاڑوں پر پیش کیا انہوں نے اسے اٹھانے سے انکار کیا اور ڈر گئے۔ اور انسان نے یہ بوجھ اٹھا لیا۔ ہم اپنے مسلمان ہونے اور اپنی زندگی کو کتاب و سنت کے سانچے میں ڈھالنے کا دعویٰ کرتے ہیں تو ہمیں یقین کرنا چاہیئے کہ ہم نے ایک بہت بھاری امانت کی نگہداری قبول کی ہے اور ہمارا فرض ہے کہ ہر ممکن قیمت پر اس امانت کی جو اللہ اور رسول کی امانت ہے حفاظت کریں ورنہ ہم خیانت کے مجرم قرار دیئے جائیں گے۔ اللہ و رسول کی جس امانت میں خیانت کرنے سے ہم کو منع کیا گیا ہے اس کے دو حصے ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ اللہ تعالیٰ نے حقوق العباد پر بہت زور دیا ہے اور قرآن حکیم میں جا بجا اس کی تشریح کی گئی ہے۔ سورہ نساء کی اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مختصر الفاظ میں اپنا حق بیان فرمانے کے بعد حقوق العباد کی بھی تشریح کی ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس میں کسی کو شریک نہ کرو اور احسان کرو اپنے ماں باپ کے ساتھ اور قرابت داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور قریب کے پڑوسیوں اور ہمنشینوں اور مسافروں اور ان لوگوں کے ساتھ جو تمہارے قبضے میں ہیں۔ ان سب کا حق ادا کرو۔ اگر ایک شخص خوشحالی کی زندگی بسر کرتا ہے اور بوڑھے ماں باپ کی خبر نہیں لیتا تو وہ اللہ اور رسولؐ کے عائد کئے ہوئے ایک بڑے حق سے خیانت کرتا ہے بیوی کا نان و نفقہ شوہر پر واجب ہے۔ اولاد کی اچھی تعلیم و تربیت والدین کا فرض ہے اگر کوئی شخص اپنا روپیہ اور وقت ذاتی رنگ رلیوں میں برباد کرتا ہے اور اہل و عیال کی کفالت و تربیت سے غافل رہتا ہے۔ تو وہ اللہ اور اس کے رسول کی امانت میں خیانت کا مجرم ہے۔ اگر آپ کو ملک و عوام کی کوئی خدمت سونپی گئی ہے تو آپ پر لازم ہے کہ اپنے فرائض محنت اور ایمانداری کے ساتھ انجام دیں اگر آپ سرکاری ملازم ہیں اور وقت کی پابندی نہیں کرتے یا زیادہ تر وقت چائے نوشی یا گھومنے پھرنے میں گزارتے ہیں۔ اگر آپ امن و قانون کے محافظ ہیں اور کسی اثر کی وجہ سے معاملات و مقدمات کا صحیح فیصلہ نہیں کرتے۔ اگر آپ صنعت کار ہیں اور غیر ملکوں کو برآمد کرنے کے لئے منظور شدہ نمونے کے مطابق مال تیار نہیں کرتے اگر آپ تاجر ہیں، اور چور بازاری یا ملاوٹ کے ذریعہ لوگوں کو ایذا پہنچاتے ہیں اور اگر آپ وطن دوستی کا دم بھرتے ہیں اور اپنے قومی آئین کا احترام نہیں کرتے۔

اگر آپ ڈاکٹر ہیں اور ذاتی مفاد سے بالاتر ہو کر مریضوں کا علاج توجہ سے نہیں کرتے اگر آپ اخبار نویس ہیں اور ایمان و ضمیر کی قدر و قیمت کو نہیں سمجھتے اگر آپ ٹھیکیدار ہیں اور سڑکیں یا عمارتیں ایمانداری سے تعمیر نہیں کرتے اگر آپ لیڈر ہیں اور ذاتی اغراض کے لئے عوام میں انتشار پھیلاتے ہیں

اگر آپ کی تحویل میں ملک و قوم کی سلامتی سے تعلق رکھنے والے کچھ کاغذات ہیں اور انہیں آپ بے پروائی یا دوسرے اثرات کی وجہ سے کسی دشمن کے ہاتھ لگ جانے کا موقعہ دیتے ہیں تو یقین کیجیئے کہ آپ اللہ اور اس کے رسولؐ کی امانت میں خیانت کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور آپ کا نام خائنوں کی فہرست میں ہے یہ دھیان رہے کہ خیانت محض کسی عمل ہی سے نہیں بلکہ آنکھ کے اشارے اور دل میں فاسد خیال لانے سے بھی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ سورہ مومن میں فرماتا ہے "اللہ جانتا ہے آنکھوں کی خیانت کو جو دل میں چھپی ہوئی ہے" (ماخوذ)

تقریب رخصتانہ اور درخواست دعا

میری بیٹی عزیزہ امۃ النصیر شوکت بنت مولوی ابوالفضل محمود صاحب مرحوم کی تقریب رخصتانہ ہمراہ عزیزم سلیم شاہد ابن مکرم ناظر حسین صاحب مرحوم بھارتی بروز اتوار عمل میں آئی بارات ۱۸ مئی کی دوپہر کو لاہور سے ربوہ پہنچی رخصتانہ کی تقریب اسی روز سعیدہ منزل واقع دارالرحمت وسطی میں سوا پانچ بجے بعد نماز عصر منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں ازراہ تلطف حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی مع حرم حضرت سیدہ نواب منصورہ بیگم صاحبہ تشریف لائے۔ علاوہ ازیں متعدد بزرگان سلسلہ اور افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی شرکت فرمائی۔

تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جو مکرم ملک محمد اکرم صاحب طالب علم جامعہ احمدیہ نے کی مکرم قریشی محمد اسلم صاحب مبلغ اسلام نے درثمین سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے بعدہٗ حضور نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

جملہ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح سے خیر و برکت کا موجب اور مبشر ثمرات حسنہ بنائے آمین (سعیدہ بیگم اہلیہ ابوالفضل محمود صاحب مرحوم۔ سعیدہ منزل۔ دارالرحمت وسطی ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے میرے بڑے بھائی مکرم ابوالظفر محمود صاحب بھائی ہیر بادکر کو مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۶۹ بروز سوموار تین بچیوں کے بعد بیٹا فرزند عطا فرمایا ہے الحمد للہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ناصر محمود نام تجویز فرمایا بزرگان سلسلہ اور احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین (قمر احمد محمود ابن مولوی ابوالفضل محمود)

اخلاقِ حسنہ

اخلاق خُلق کی جمع ہے۔ خُلق باطنی پیدائش کا نام ہے۔ کیونکہ باطنی پیدائش اخلاق سے ہی اپنے کمال کو پہنچتی ہے۔ جو کہ ظاہری افعال کے مقابلہ میں باطن میں انسانی کمالات کی کیفیتیں رکھی گئی ہیں ان کیفیتوں کا نام اخلاق ہے۔ اس کی مثال یوں ہے کہ انسان آنکھ سے روتا ہے اور اس کے مقابل پر دل میں رقت پیدا ہوتی ہے۔ اگر وہ رقت عقل کے ذریعے اپنے محل پر استعمال ہو تو وہ ایک خُلق ہے۔ اسی طرح ایک شخص اپنے ہاتھوں سے دشمنوں کا مقابلہ کرتا ہے تو ایک قوت دل میں ہوتی ہے جس کو شجاعت کہتے ہیں اس طرح مظلوموں کو ظالموں کے ہاتھوں سے بچانا ظالم کا مقابلہ کر کے مظلوم کی مدد کرنا۔ اس فعل کے پیچھے بھی ایک قوت ہے۔ جس کو رحم کہتے ہیں اور یہ خُلق میں شامل ہے۔ جب انسان ان تمام قوتوں کو موقع اور محل کے لحاظ سے استعمال کرتا ہے تو اس وقت ان کا نام اخلاق ہوگا۔

اخلاق کی اقسام

اخلاق کی دو اقسام ہیں (۱) وہ اخلاق جن سے انسان ترک شر پر قادر ہوتا ہے (۲۔) وہ اخلاق جن کے ذریعے سے انسان خیر حاصل کرتا ہے۔

ترک شر

ترک شر کے مفہوم میں وہ اخلاق شامل ہیں جن کے ذریعے سے انسان کوشش اور جدوجہد کرتا ہے تاکہ وہ اپنی زبان یا ہاتھ اور کسی دوسرے عضو سے دوسرے شخص کے مال و عزت یا جان کو نقصان نہ پہنچا سکے

امانت و دیانت

امانت و دیانت کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے

وَلَا تَأْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ (البقرہ ۲۴)

یعنی آپس میں ایک دوسرے کے مال کو ناجائز طور پر مت کھاؤ اور نہ ہی اپنے مال کو رشوت کے طور پر حکام تک پہنچایا کرو تا اس طرح پر حکام کی اعانت سے دوسرے کے مال کو دبالو۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تمام ناجائز طریقوں کو حرام قرار دیا ہے۔

صلح کاری سے زندگی بسر کرنا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ (انفعال) اور دوسری جگہ فرمایا اَلصُّلْحُ خَيْرٌ (نساء) یعنی آپس میں صلح کاری کرو۔ صلح میں خیر ہے۔ پھر فرمایا کہ جو شخص شرارت سے کچھ یاوہ گوئی کرے تو تم نیک طریق سے اس کو جواب دو اس طریق کو اختیار کرنے سے دشمن بھی دوست بن جائے گا۔

رفق اور قول حسن

یہ خلق جس حالت طبعی سے پیدا ہوتا ہے اس کا نام طلاقت ہے یعنی کشادہ روئی یہ ایک قوت ہے اور رفق اس طلاقت کو موقع اور محل پر استعمال کرنے سے پیدا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے :۔

وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا (البقرہ)

یعنی لوگوں سے وہ باتیں کہو جو واقعی طور پر نیک ہوں۔

جب انسان ترک شر پر قادر ہو جاتا ہے اُس وقت اسے ایک رستہ مل جاتا ہے جس پر چل کر خیر بھلائی یا نیکی کر سکتا ہے۔

عفو

اس میں ایصال خیر یہ ہے کہ گناہ گار جو کہ کسی شخص کو ایک ضرر پہنچاتا ہے اور وہ اس قابل ہوتا ہے کہ اس کو سزا دلائی جائے لیکن اس کو بخش دینا اس کے حق میں ایصال خیر ہوگا اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ (شوریٰ)

یعنی نیک آدمی وہ ہے جو بخش دے اس نیت سے کہ کوئی اصلاح ہوتی ہو اور کوئی شر پیدا نہ ہوتا ہو یعنی عین عفو کے محل پر ہوگا تو اس کا بدلہ پائے گا۔

احسان اور پھر اِيتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے :۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ج (النحل)

یعنی اللہ تعالیٰ کا حکم یہ ہے کہ نیکی کے مقابل پر نیکی کرو اگر عدل سے بڑھ کر احسان کا موقع ہو تو احسان کرو پھر اس سے بڑھ کر نیکی یہ ہے کہ اپنے قریبیوں کی طرح طبعی جوش سے نیکی کرنے کا محل ہو تو نیکی کرو۔ اس آیت کریمہ میں ایصال خیر کے تین درجوں کا بیان ہے اور نیکی کے مقابل پر نیکی کرنا جسے عدل کے نام سے پکارا جائے گا۔ دوم یہ خلق کہ خود نیکی کرنا اور احسان کے طور پر فائدہ پہنچانا۔ اس اخلاق کے بدلہ میں دعا یا شکر یا نہ رہے گا تو وہ اخلاق میں شامل نہیں ہوگا جیسے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو فرمایا

لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى (البقرہ)

یعنی اے احسان کرنے والو مومنوں اپنے صدقات کو جن کی بنا صدق پر ہے احسان یاد دلانے یا دکھ دینے کے ساتھ برباد نہ کیا کرو۔

سوم درجہ اللہ تعالیٰ نے ایصال خیر کا یہ فرمایا کہ نہ تو احسان کا خیال ہو اور نہ ہی شکر گزاری کا خیال ہو بلکہ ایک ایسی ہمدردی سے جس طرح ماں اپنے بچے کے ساتھ بغیر کسی احسان کے اور محض ہمدردی کے جوش سے نیکی کرتی ہے اس کو قرآن پاک اِيتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى کے نام سے منسوب کرتا ہے۔ اگر یہ موقع اور محل استعمال نہ کیا جائے تو یہ بغی بن جاتا ہے اخلاق نہیں رہتا اور بغی ایک بے محل ہمدردی کا نام ہے۔

اخلاق کے بارے میں احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اپنے اندر ایک نور رکھتے ہیں ان کے پڑھنے اور سننے سے انسان لازماً اپنے دل میں نیک تبدیلی محسوس کرے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے :۔ اِتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗ" (اعراف) یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری بعثت کا مقصد ہی اچھے اخلاق کی تکمیل ہے۔ اس حدیث میں اسلام کا مغز بیان فرما دیا ہے یعنی اچھے اخلاق انسان کو امن اور جنت کی طرف لے جاتے ہیں اور بُرے اخلاق انسان کو جہنم میں دھکیل دیتے ہیں۔ اسی طرح حدیث شریف میں آیا ہے کہ "مَا مِنْ شَيْءٍ فِي الْمِيْزَانِ اَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ (ابوداؤد) یعنی ترازو میں قیامت کے دن اور اس دنیا میں بھی حسن خلق سے زیادہ وزنی کوئی شے نہیں

باہمی محبت

اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "لَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا" یعنی جب تک باہمی محبت اور سلوک کے ساتھ نہ رہو گے۔ اس وقت تک تم مومن نہیں ہو سکتے۔

شجاعت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں ایک شجاعت کا واقعہ ہے کہ جنگ بدر میں حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ شریک ہوئے وہ بیان فرماتے ہیں کہ میں صف میں کھڑا تھا اور میرے دائیں بائیں دو نو عمر لڑکے تھے مجھے خیال گذرا کہ میرے پہلو آج محفوظ نہیں۔ اس سوچ میں تھا کہ ایک نے مجھ سے پوچھا کہ ابو جہل کہاں ہے میں نے اس کو بتایا تو دوسرے نے بھی یہی سوال کیا۔ اس کو ابھی میں نے بتایا ہی تھا کہ وہ دونوں عقاب کی طرح لپکے اور آن کی آن میں ابو جہل پر جھپٹے اور اس کو ہلاک کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کی شجاعت کے متعلق فرماتے ہیں کہ :۔

قَدَمُ الرِّجَالِ بِصِدْقِهِمْ فِيْ حُبِّهِمْ
تَحْتَ السُّيُوْفِ اُرِيْقَ كَالْقُرْبَانِ

یعنی ان نوجوانوں کی شجاعت کا خون محبت کی راہ میں اُن کے اخلاق کی وجہ تلواروں کے نیچے قربانی کی طرح بہایا گیا۔

سچائی

سچائی کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سچ کو لازم پکڑو کیونکہ سچائی نیکی کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔ اسی طرح نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ انسان سچ بولتا ہے اور سچائی کی تلاش میں رہتا ہے۔ یہاں تک خدا کے حضور صدیق لکھا جاتا ہے

کسی کو کسی نوع کی تکلیف نہ دینا۔ حدیث شریف میں آیا ہے اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِہٖ وَیَدِہٖ " (ترمذی) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ سے اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ ایک دوسری حدیث میں اِیْتَائِ ذِی الْقُرْبٰی کے متعلق آیا ہے۔ اَلْجَنَّۃُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّھَاتِ " یعنی جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے اس حدیث سے واضح ہوتا ہے والدین کی خدمت کرنا بہت بڑا خلق ہے اور وہ کتنا ہی سعید انسان ہے جس کی زندگی میں . . . .

رمضان کے روزے اور والدین اس کی زندگی میں موجود ہوں وہ والدین کی خدمت کر کے اور رمضان کے روزے رکھکر اپنے پیدا کرنے والے خدا کو خوش کر لے۔ غرض اخلاق اسلام کا مغز ہیں چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جیساکہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں آیا ہے " اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ (القلم)

اس لئے ہم میں سے ہر ایک کو آپ کے اخلاق میں رنگین ہو کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اخلاق حسنہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ٹنڈر نوٹس

آئٹم ریٹ ٹنڈرز منظور شدہ ٹھیکیداران سے جنہوں نے اپنے نام کی تجدید برائے سال ۱۹۶۹ء کروائی ہو۔ مندرجہ ذیل کاموں کے لئے مجوزہ فارم پر مورخہ ۲۸/۶/۶۹ کو بوقت ۱۱ بجے دوپہر مطلوب ہیں۔ ٹنڈر ٹھیکیداران یا ان کے نمائندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔ کام کی تفصیل زیر دستخطی کے دفتر میں دفتری اوقات میں دیکھی جا سکتی ہے۔ زیر دستخطی کو حق حاصل ہے کہ وہ بغیر وجہ بتائے ایک یا تمام ٹنڈر منسوخ کر دے ٹنڈر فارم ہیڈ کلرک سے مورخہ ۲۶/۶/۶۹ کو قیمتاً -/۵ روپے میں حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ زرضمانت چالان خزانہ یا ڈیپازٹ ایٹ کال کی صورت میں ٹنڈر کے ساتھ منسلک ہونا چاہیئے

نمبر شمار	تفصیل کام	رقم	زرضمانت	معیار
۱ -	ربر فیسنگ ہلکے اور بھاری اور تمام قسم کے پیچ ورک کے ساتھ بمعہ کنارہ درست کرنا۔ لاہور لائلپور جھنگ بھکر روڈ نمبر ۳ سیکشن میل نمبر ۱۲۱ تا ۱۲۹ ، ۱۲۸ ، ۱۲۹ ، میل نمبر ۱۳۵ ، ۱۳۶ ، ۱۳۷ ، ۱۳۸ ، ۱۳۹ ، ۱۴۰ ، ۱۴۱ ، ۱۴۷ ، ۱۴۸ ، (۱۹۴)	-/۷۰۰۰	-/۱۴۰	۱½ ماہ
۲ -	ربر فیسنگ ہلکے و بھاری اور تمام قسم کے پیچ ورک کے ساتھ بمعہ کنارہ درست کرنا اکوٹ ب مظفر گڑھ روڈ نمبر ۱ سیکشن ۱۰ ہزاری احمد پور	-/۵۴۰۰۰	-/۱۱۰۰	۱½ ماہ
۳ -	ربر فیسنگ ہلکے و بھاری پیچ ورک کے ساتھ و تمام قسم کے پیچ ورک کے ساتھ بمعہ کنارہ درست کرنا۔ ضلع جھنگ میں گوجرانوالہ ہنڈی لکھیال چنیوٹ روڈ نمبر ۲۹ میل نمبر ۷۷ تا ۸۸ و ۸۹ ۹۵ و ۹۶ کے کناروں کو مرمت کرنا	-/۸۳۰۰۰	-/۱۷۰۰	-۱۱-
۴ -	ربر فیسنگ ہلکے و بھاری اور تمام قسم کے پیچ ورک کے ساتھ بمعہ کنارہ درست کرنا لائلپور شاہ کوٹ روڈ میل نمبر ۱۵ ، ۷۱ ، ۷۵ ، ۷۶ ، ۷۸ ، ۸۰	-/۷۲۰۰۰	-/۱۵۰۰	-۱۱-

اگزیکٹو انجینئر
روڈز فیسٹی نینس ڈویژن۔ لائلپور

۶۹/۶/۶ - ۱۲۸۱

ضرورت چوکیداران

ایک فیکٹری کے لئے

فوج سے فارغ شدہ چوکیداران کی ضرورت ہے

درخواست دہندہ صحت مند، لمبے قد والا اور

احمدی ہونا ضروری ہے

تنخواہ اسی سے سو روپے تک ماہوار ہو گی

رہائش مفت

خواہش مند احباب اپنے امیر جماعت کی سفارش سے درخواستیں بھیجیں
معرفت مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ

خالی آسامیاں

کارکنان درجہ اول (بی۔ اے) اور انسپکٹران بیت المال کی چند آسامیاں خالی ہیں۔ ان کو پر کرنے کے لئے امیدواران کی درخواستیں مطلوب ہیں۔ مرکز سلسلہ میں رہائش اور خدمت سلسلہ کا شوق رکھنے والوں کے لئے اچھا موقع ہے۔ امیدواران اپنی درخواستیں مقامی صدر صاحب کی تصدیق اور تعلیمی سرٹیفکیٹ کی نقل شامل کر کے جلد بھیجدیں۔ عمر ۲۰ -- ۳۰ سال کے درمیان ہو۔ انسپکٹر کے لئے میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔

امیدواران مورخہ ۲۲ احسان ۱۳۴۸ہش بروز اتوار آٹھ بجے صبح نظارت بیت المال آمد میں پہنچ جائیں۔ سرٹیفکیٹ ساتھ لائیں۔ تحریری امتحان کے بعد ۹ بجے انٹرویو بھی ہوگا۔ انشاء اللہ صدر انجمن احمدیہ کے ذمہ کسی امیدوار کا کرایہ یا کوئی خرچ نہیں ہو گا۔ امیدواران کاغذ قلم دوات اپنے ہمراہ لائیں۔ (سیکرٹری کمیشن ناظر بیت المال آمد ربوہ)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

شان خاتم الانبیا صلعم

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی جماعت احمدیہ کے نزدیک آنحضرت صلعم کا مقام اور شان کیا تھی۔ کارڈ آنے پر **مفت**
پتہ صاف لکھیں۔

محمود احمد قمر ایڈووکیٹ سمن آباد لائلپور

درخواست دعا:۔ جامعہ احمدیہ کے سالانہ امتحانات اس ماہ کی ۱۱ تاریخ کو شروع ہو رہے ہیں۔ صحابہ کرام اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں التماس ہے کہ ہماری نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ آمین
ملک مبارک احمد جامعہ احمدیہ ربوہ

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۱۵/- روپے نورِ نظر نرینہ اولاد کیلئے کورس ۲۵/- روپے خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بڑے بھائی جان عبدالرحیم صاحب قائد سر قسیمر روڈ دس یوم سے بیمار ہیں اور کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ جملہ احباب سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔
عبدالرشید نعیم بیگ پہاڑ ج ب
سر سیمر روڈ لائلپور

۲۔ میرے بچے بیمار ہیں جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔
(محمد شفیع از لائلپور)

۳۔ مکرم سردار عبدالقیوم خان صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ نزد ڈھل نید پوچھ (راولاکوٹ) کی اہلیہ صاحبہ چند روز سے شدید بیمار ہیں۔ کمزوری کے باعث بڑی نازک حالت ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔
ڈاکٹر صفی الدین قمر انسپکٹر بیت المال حلقہ جہلم راولپنڈی۔ آزاد کشمیر

۴۔ میرے والد محترم چوہدری غلام محمد صاحب آف دھر مسیورہ لاہور راولپنڈی میں اچانک

واحد ذریعہ
جس سے آپکا سرمایہ
بڑھتا ہی رہتا ہے

آپ اپنے سرمایہ کو دوگنا کر سکتے ہیں۔
بشرطیکہ آپ ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ

دس فیصد سالانہ
منافع کی ضمانت

خریدیں کیونکہ اس کے علاوہ آپ اپنی آمدنی پر بھی انکم ٹیکس میں خاص بچت کرتے ہیں۔ ان سرٹیفکیٹوں پر حاصل شدہ منافع بھی انکم ٹیکس سے بری ہے۔ اپنا مستقبل بھی محفوظ کیجئے اور ملک کی حفاظت میں بھی مدد کیجئے

انکم ٹیکس میں بچت

سالانہ آمدنی	انوسٹمنٹ الاؤنس	سپنگ (انوسٹمنٹ کے بغیر)	سپرٹیکس (انوسٹمنٹ کے بعد)	ٹیکس میں بچت انوسٹمنٹ کے بعد	ٹیکس میں بچت کے علاوہ منافع اگر آپ ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ خریدیں: ۵ سال بعد	۱۰ سال بعد
روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ
10,000	4,000	445	45	400	1240	4000
15,000	6,000	1210	245	965	1860	6000
20,000	8,000	3820	445	1575	2480	8000
25,000	10,000	2925	770	2150	3100	10000
30,000	12,000	3820	1120	2900	3720	12000
40,000	15,000	7675	2625	4875	4650	15000
50,000	18,000	12620	3875	7850	5580	18000

نوٹ: ٹیکس کا تخمینہ 2000 ہزار روپے پرسنل الاؤنس اور 20 فی صد انکم الاؤنس منہا کرنے کے بعد لگایا گیا ہے

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ
بچت کیجئے
5۔ 10۔ 50۔ 100۔ 500۔ 1000 اور 5,000 روپے کی قیمت کے سرٹیفکیٹ تمام بینکوں اور ڈاکخانوں سے دستیاب ہیں

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں۔
(مینیجر)
سالانہ چندہ صرف ۲ روپے

لائل پور
میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپکو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ پردہ کلاتھ۔ سیٹ کور جنرشی دریاں۔ کھیس تولئے۔ جائے نماز وغیرہ کے پرچون مل سکتے ہیں
وسیم ٹیپسٹری ہاؤس
چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائلپور

محمود احمد کے عارضہ سے بیمار ہو گئے ہیں وہ جودھا مل ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (دعا گو) عبداللطیف احمد ..

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

نام منزل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
روانگی از سرگودھا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۳	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵ بعد دوپہر	۱-۰۰	۱-۴۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۵-۴
روانگی لاہور تا سرگودھا	۳-۰۰	۴-۵۰	۴-۵۵	۵-۲۰	۶-۲۰	۷-۳۰	۸-۰۰	۹-۱۰	۱۰-۳۰	۱۱-۱۰	۱۲-۴۰ بعد دوپہر	۱-۳۰	۲-۳۰	۳-۱۰	۴-۳۰	۵-۰۵	۷-۳۰
روانگی از سرگودھا تا گوجرانوالہ	۵-۴۵	۹-۱۵															
روانگی از گوجرانوالہ تا سرگودھا	۹-۲۰	۲-۳۰															

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے
آپ کی خدمت کیلئے تجربہ کار خوش اخلاق اسٹاف کی خدمات حاصل ہیں۔
(محمد علی ظفر مینیجر)

ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس
ٹریڈرز ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے
(مینیجر)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

حبِ اٹھرا مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ / بالمقابل ایوان محمود ربوہ
فی تولہ ۵ روپے مکمل کورس ۵۰ روپے

ہمدرد نسواں (مجرب) امراض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

اسلام آباد و راولپنڈی میں جائداد کی خرید و فروخت اور
کرایہ پر لینے / دینے کے خواہشمند احباب ہماری خدمات سے استفادہ کریں
ایکسچینج سنٹر۔ آب پارہ۔ اسلام آباد

فرنگریٹ اینٹی پمپل کریم
کے متعلق
محترمہ سیدہ خورشید افضل صاحبہ ربوہ تحریر فرماتی ہیں:۔
میں نے فرنگریٹ اینٹی پمپل کریم استعمال کی اور اسے کیل
پھنسیاں اور داغ دور کرنے کے لئے سب سے اعلیٰ
کریموں سے مفید پایا۔ قیمت تین روپے علاوہ ڈاک خرچ
المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

اگر آپ نماز جنازہ سے متعلق تمام مسائل یاد کرنا چاہیں تو
نماز مترجم
مرتبہ ماسٹر حمید احمد سنیاسی کے
صفحہ ۲۰-۲۱ پر ملاحظہ فرمالیں۔ ۵۰ پیسے ہدیہ فی کتاب
ملنے کا پتہ:
مکتبہ فیض عام ربوہ

تاج الصحت
یہ ہومیو کا بے مثل اور بے نظیر کتاب
دعا خدا تاج کیمیں ۔۔۔ ۵۳۰
کو پڑھنے سے آپ گھر تنہائی میں آرام سے
بیٹھ کر ۔۔۔ ماہر ہو جائیں گے

قرآنی حقائق بیان کرنے والا
تبلیغی و علمی مجلہ
ماہنامہ الفرقان ربوہ
جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے
کے علاوہ وہ دریوں اور دیگر مخالفین
اسلام کے جواب دیے جاتے
ہیں۔ غیر احمدی علماء کے اعتراضات
کی تردید کی جاتی ہے جس کے ایڈیٹر مولانا
ابوالعطاء ہیں۔ سالانہ چندہ ۶ روپے
(مینیجر)

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے
جڑاؤ سادہ سیٹ
چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز، دی مال لاہور۔ فون نمبر ۲۶۲۲۳

ضروریات مرغی خانہ
مثلاً بچہ نکالنے والے انڈے یک روزہ چوزے
بچے، مرغیاں، خوراک، اجزائے خوراک
وغیرہ
خلیل پولٹری فارم ربوہ
سے حاصل کریں۔
خلیل پولٹری فارم ربوہ

دو نئے قرضے
آج ۵ جون ۱۹۶۹ء کو کھلے رہے ہیں

٪۵½   ٪۵¾

قرضہ برائے ۱۹۷۹ء
صرف آج جاری رہے گا۔
* مساوی قیمت پر جاری کیا جائے گا یعنی ہر سو روپے کے لئے سو روپیہ وصول کیا جائے گا۔

قرضہ برائے ۱۹۸۹ء
* تا اطلاع ثانی کھلا رہے گا۔
* ۱۲ جون تک مساوی قیمت پر جاری کیا جائے گا۔ اس کے بعد ۱۳ جون سے ۱۹ جون تک ایک سو روپے گیارہ پیسے فی سینکڑہ قیمت اجرا ہوگی اور پھر گیارہ پیسے فیصدی فی ہفتہ کے حساب سے تا اطلاع ثانی اضافہ ہوتا رہے گا۔

منافع کی ادائیگی ششماہی بنیاد پر ہوگی۔
قرضوں کیلئے درخواستیں سو روپیہ یا اس رقم کیلئے وصول کی جائیں گی جو سو پر مساوی تقسیم ہو سکے۔
درخواستوں کے فارم مندرجہ ذیل دفاتر سے حاصل ہو سکیں گے:
ا۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان، کراچی، لاہور، راولپنڈی، پشاور، لائلپور، کوئٹہ، ڈھاکہ، چاٹگام، کھلنا اور بوگرہ۔
ب۔ جن مقامات پر اسٹیٹ بینک کے دفاتر نہیں ہیں وہاں نیشنل بینک آف پاکستان کی تمام شاخوں سے فارم دستیاب ہوں گے۔
ج۔ جن مقامات پر اسٹیٹ بینک کے دفاتر یا نیشنل بینک کی شاخیں نہیں ہیں وہاں سرکاری خزانوں سے فارم ملیں گے۔
وزارت مالیات حکومت پاکستان نے جاری کیا

مجربات
۱۔ بچوں کی سرگرمی پیٹ اور سر کھجن کیلئے شفائے اطفال ۲/۵۰
۲۔ بچوں کے سوتے میں پیشاب نکل جانے کیلئے۔ یورینیم ۲/۰۰
۳۔ مستورات کے ماہانہ ایام کی تکالیف کیلئے۔ مینس کیور ۳/۰۰
۴۔ پیچش اور مروڑ کیلئے کھانے کو ۱۲ روزہ کورس پلا ۴/۰۰
۵۔ پیٹ کے ہر قسم کے کرم دور کرنے کیلئے ورمس کیور ۲/۰۰
۶۔ نزلہ، زکام، کھانسی، بخار، ہر دو کیلئے کیورین ۵ روپے
۷۔ خون کی کمی کیلئے۔ سپیشل ہومیو ٹانک ۲/۵۰ پیسے
۸۔ طاقت و شباب کیلئے۔ نیم یاد ٹانک ۵۰ پیسے
۹۔ بواسیر خونی و بادی کا مکمل حیرت انگیز علاج پائلو کیور
۱۰۔ حیرت انگیز ہومیو طاقت۔ گولڈن اسٹک ۲/۰۰
فہرست مجربات کارڈ لکھ کر مفت طلب فرمائیں
شاہ ہومیو پیتھک سٹور نزد ہسپتال رحمت بازار ربوہ

قابل اعتماد سروس
سرگودہا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی
کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

گذشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

یکم احسان تا ۷ احسان ۱۳۴۸ ہش

۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت گزشتہ ہفتہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۲۔ سکولوں اور کالجوں کی تعطیلات کے پیش نظر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اس سال فضل عمر درس القرآن کلاس صرف تین ہفتے کے لئے منعقد ہوگی۔ یعنی مورخہ ۲ ظہور (اگست) بروز ہفتہ سے لے کر مورخہ ۲۲ ظہور (اگست) بروز جمعہ تک جاری رہے گی (ہر دو تاریخیں شامل ہیں)

اس کلاس کا اس سال کا نصاب تعلیم حسب ذیل ہوگا:۔

۱۔ قرآن مجید : تین پارے ترجمہ و تفسیر کے ساتھ۔ (۱۳، ۱۴ اور پندرھویں پارے)

۲۔ حدیث : ریاض الصالحین (گزشتہ سے آگے)

۳۔ علم کلام : کتاب ۔ فتح اسلام اور (۲) سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب

۴۔ علمی تقاریر : بارہ اہم مضامین پر علماء سلسلہ تقاریر کریں گے اور باقی ایام میں طلبہ کے سوالات کے جواب دیئے جائیں گے۔

(ہر تقریر کے مطبوعہ نوٹ طلبہ کو دیئے جائیں گے۔

۵۔ صرف و نحو و عربی ادب : الف رسالۃ النحو مرتبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

(ب) درس عربی ابتدائی اسباق، مرتبہ ابو العطاء مطبوعہ شکل میں طلبہ کو دیئے جائیں گے

۶۔ تجوید قرآن کریم پر مختصر واقفیت

۷۔ طلبہ کی تقریری مشق : روزانہ ایک پیریڈ ہوگا۔

نوٹ : طالبات کے لئے درس و اسباق کے وقت مسجد مبارک میں باپردہ انتظام ہوگا۔ البتہ طالبات کی تقریری مشق حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا کی زیر نگرانی لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ہال میں ہوا کرے گی۔

احباب کو چاہیئے کہ اس درس القرآن سے استفادہ کے لئے ابھی سے پروگرام بنا کر تیاری شروع کر دیں۔

(ابو العطاء جالندھری ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

۳۔ جماعت احمدیہ کراچی کی طرف سے سرور کائنات فخر موجودات خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرت مقدسہ پر نادر و بیش قیمت کتب اور قلمی مسودات کی نمائش کا وسیع پیمانہ پر انتظام کیا گیا ہے۔ جس میں ایسی پانچ صد کے قریب کتب قلمی مسودات، نقشے اور چارٹس وغیرہ زیارت کے لئے پیش کئے گئے ہیں۔ یہ نمائش احمدیہ دارالمطالعہ بندر روڈ کراچی میں ترتیب دی گئی ہے اس کا افتتاح ۱۲ ربیع الاول ۱۳۸۹ ہجری مطابق ۲۹ مئی ۱۹۶۹ء کو مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے جناب جسٹس فدیر الدین صاحب نے کیا افتتاحی تقریب کے متعلق مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد ایم اے مربی سلسلہ مقیم کراچی کی طرف سے جو تار موصول ہوا ہے اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"کراچی ۲۹ مئی - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرت مقدسہ پر نادر و بیش قیمت کتب اور قلمی مسودات کی نمائش کا افتتاح آج شام یہاں مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے جناب جسٹس فدیر الدین نے فرمایا۔ افتتاحی تقریب میں مکرم جناب چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے استقبالیہ ایڈریس پڑھا۔ بعدہ محترم جناب جسٹس فدیر الدین نے اپنے افتتاحی ایڈریس میں ایسی نادر و بیش قیمت کتب کی نمائش کا اہتمام کرنے پر منتظمین کی کوشش کو سراہا اور انہیں خراج تحسین پیش کیا۔

اس نمائش میں قریباً پانچ صد کے قریب نادر و بیش قیمت کتب، قلمی مسودات نقشے اور چارٹس زیارت کے لئے پیش کئے گئے ہیں۔ پریس ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے نمائش کی افتتاحی تقریب کی کارگذاری کو نشر اور ٹیلی وائز کرنے کی غرض سے ریکارڈ کیا۔ عوام و خواص بحمد اللہ تعالیٰ ان کتب کی نمائش میں گہری دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں اور بہت کثیر تعداد میں ان کی زیارت کے لئے جوق در جوق آرہے ہیں۔ نمائش انشاء اللہ تعالیٰ ۱۵ جون تک جاری رہے گی۔

۴۔ مغربی افریقہ میں ہمارے سکول اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف تعلیم میں بلکہ کھیلوں کے میدان میں بھی ہمیشہ نمایاں حیثیت حاصل کرتے ہیں۔ سیرالیون مغربی افریقہ سے یہ خوشکن اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بفضل اللہ تعالیٰ اس دفعہ احمدیہ سیکنڈری سکول بو (Bo) نے نٹ بال نیشنل چیمپئن شپ جیت کر اسلامی سکولوں کی نیک نامی میں اور بھی اضافہ کیا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

۵۔ افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم حافظ عبد السمیع خان صاحب امروہوی دو روز کی مختصر علالت کے بعد ۳۰ ہجرت ۱۳۴۸ ہجری شمسی مطابق ۳۰ مئی ۱۹۶۹ء بروز جمعۃ المبارک ۶ بجے شام بعمر ۸۰ سال فضل عمر ہسپتال میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

۳۱ ہجرت (مئی) کو بعد نماز عصر احاطہ مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی نیز جنازہ کو کندھا بھی دیا۔ جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کی نعش کو قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر پر دعا محترم مولانا ابو العطاء صاحب صدر مجلس کارپرداز نے کرائی۔

آپ کو تبلیغ کا بہت شوق تھا عمر بھر لوگوں تک پیغام حق پہنچاتے رہے۔ آپ نے اپنے ایک فرزند مکرم مولوی بشارت احمد صاحب امروہوی کو خدمت دین اور خدمت سلسلہ کے لئے وقف کیا مکرم مولوی صاحب موصوف ان دنوں ملائشیا میں اعلائے کلمہ اسلام کا فریضہ ادا کرنے میں مصروف ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم حافظ صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں اپنے خاص مقام قرب سے نوازے۔ آمین۔

ہمہ تن خدا کے ہو جاؤ!

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اے خدا کے بندو! دلوں کو صاف کرو اور اپنے اندرونوں کو دھو ڈالو۔ اپنی جانوں پر رحم کرو اور اپنی ذریت کو ہلاکت سے بچاؤ۔ کبھی ممکن ہی نہیں کہ خدا تم سے راضی ہو حالانکہ تمہارے دل میں اس سے زیادہ کوئی اور عزیز بھی ہے۔ اسکی راہ میں فدا ہو جاؤ اور اس کے لئے محو ہو جاؤ۔ اور ہمہ تن اس کے ہو جاؤ۔ اگر چاہتے ہو کہ اس دنیا میں خدا کو دیکھ لو"

(تبلیغ رسالت صفحہ ۶۵ جلد ہفتم)

ایک مومن اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے خدا کی دی ہوئی توفیق سے اپنے اندر ایک نیک تغیر اور پاک تبدیلی پیدا کرتے ہوئے ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار رہتا ہے اس لئے کہ اسے خدا سے زیادہ کوئی اور چیز عزیز نہیں ہوتی اور ایک عظیم ترمقصد کے لئے کم تر چیزوں کی قربانی کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ وہ اپنی جان مال عزت وقت اور خدا تعالیٰ کی دی ہوئی ہر نعمت کو اس کی خاطر فدا کر دینے ہی میں راحت محسوس کرتا ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر خدا کی رضا حاصل نہیں ہوتی۔

احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ ازراہ کرم اس امر کا جائزہ لیں کہ آپ کی طرح آپ کی اولاد میں بھی یہ نیک تغیر اور پاک تبدیلی پیدا ہو چکی ہے اور وہ بھی فدائیت اور قربانی کے اس بلند معیار پر پوری اترتی ہے!

(ناظر بیت المال آمد)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷